ایمان میں استثنا کا مسئلہ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

مومنوں کی یہ شان ہے کہ ان میں ایمان موجود ہو، اس پر وہ ہمیشہ محتاط رہیں، اس کے سلب ہو جانے سے ان کے دل ڈرتے ہیں، آئندہ زندگی میں اللہ کے فیصلے سے خوفزدہ ہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى﴾(النّجم : ۳۲)

''اپنا تزکیہ مت بیان کرو، وہ (اللہ) خوب جانتا ہے کہ کون متقی ہے۔''

مومنوں کو چاہیے کہ وہ اللہ کی بیان کردہ اس صفت سے متصف رہیں:

﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلٰى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ﴾(المؤمنون : ٦٠)

''وہ (مومن لوگ) اللہ تعالیٰ کے دیے سے خرچ کرتے ہیں، ان کے دل اس بات سے ڈر رہے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔''

وہ نیکیاں کرتے ہیں اور ان کے سلب ہونے سے ڈرتے ہیں، نیز بے حیائی اور گناہوں سے بچتے ہیں اور ان میں واقع ہونے سے خوفزدہ رہتے ہیں۔

جب یہ خوف ان کے دلوں میں رچا ہوا ہے، تو انہوں نے اپنی بات میں ان شاء اللہ کو لازم کرلیا۔

ایمان میں استثنا کے بارے میں تین مذاہب ہیں؛

۱۔ ایمان میں استثنا حرام ہے، یہ جہمیہ اور مرجئہ کا مذہب ہے۔

۲۔ ایمان میں استثنا واجب ہے، یہ اشاعرہ وغیرہ کا موقف ہے۔

۳۔ ایمان میں استثنا جائز ہے، اکثر سلف، صحابہ وتابعین کا مذہب ہے۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا أَصَحُّ الْأَقْوَالِ . ''یہی صحیح ترین قول ہے۔''

(الإيمان، ص ٤١٠)

اپنے نفس کے تزکیہ کے بیان سے ڈرتے ہوئے ان شاء اللہ کہنا جائز ہے، اس پر کتاب وسنت اور اجماع سلف کے دلائل موجود ہیں:

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُؤُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ﴾(الفتح : ٢٧)

''اگر اللہ نے چاہا، تو تم ضرور سر منڈاتے اور بال کتراتے ہوئے مسجد حرام میں داخل ہو گے۔''

❁ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قبرستان جانے کی دعا سکھاتے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُونَ، أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ .

''مومنو اور مسلمانو! آپ پر سلامتی ہو، اگر اللہ نے چاہا، تو ہم آپ سے ملنے

والے ہیں، میں اپنے لیے اور آپ کے لیے اللہ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“

(صحیح مسلم: ٩٧٥)

ابویعلی رحمہ اللہ وغیرہ نے ایمان میں استثنا کے جواز پر سلف کا اجماع نقل کیا ہے۔

(مسائل الإيمان، ص ٤٤٥)

امام ابوبکر محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ (٣٦٠ھ) فرماتے ہیں:

مِنْ صِفَةِ أَهْلِ الْحَقِّ، مِمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الِاسْتِثْنَاءُ فِي الْإِيمَانِ، لَا عَلٰى جِهَةِ الشَّكِّ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّكِّ فِي الْإِيمَانِ، وَلٰكِنَّ خَوْفَ التَّزْكِيَةِ لِأَنْفُسِهِمْ مِنَ الِاسْتِكْمَالِ لِلْإِيمَانِ، لَا يَدْرِي أَهُوَ مِمَّنْ يَسْتَحِقُّ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ أَمْ لَا؟ وَذٰلِكَ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْحَقِّ إِذَا سُئِلُوا، أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ قَالَ : آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَأَشْبَاهِ هٰذَا، وَالنَّاطِقُ بِهٰذَا، وَالْمُصَدِّقُ بِهٖ بِقَلْبِهٖ مُؤْمِنٌ، وَإِنَّمَا الِاسْتِثْنَاءُ فِي الْإِيمَانِ لَا يَدْرِي، أَهُوَ مِمَّنْ يَسْتَوْجِبُ مَا نَعَتَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ أَمْ لَا؟ هٰذَا وَطَرِيقُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ، عِنْدَهُمْ أَنَّ الِاسْتِثْنَاءَ فِي الْأَعْمَالِ، لَا يَكُونُ فِي الْقَوْلِ، وَالتَّصْدِيقِ بِالْقَلْبِ، وَإِنَّمَا الِاسْتِثْنَاءُ فِي الْأَعْمَالِ الْمُوجِبَةِ لِحَقِيقَةِ الْإِيمَانِ، وَالنَّاسُ عِنْدَهُمْ عَلَى

الظَّاهِرِ مُؤْمِنُونَ، بِهِ يَتَوَارَثُونَ، وَبِهِ يَتَنَاكَحُونَ، وَبِهِ تَجْرِي أَحْكَامُ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ، وَلٰكِنَّ الْاِسْتِثْنَاءَ مِنْهُمْ عَلٰى حَسَبِ مَا بَيَّنَّاهُ لَكَ، وَبَيَّنَهُ الْعُلَمَاءُ مِنْ قَبْلِنَا، رُوِيَ فِي هٰذَا سُنَنٌ كَثِيرَةٌ، وَآثَارٌ تَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا.

''اہل حق جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں، ان کی صفت یہ ہے کہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ ان شاء اللہ کا اضافہ کرتے ہیں، شک کی بنا پر نہیں، اللہ بچائے! بلکہ اپنی تعریف آپ سے بچتے ہوئے ایسا کرتے ہیں، وہ نہیں جانتے کہ حقیقی ایمان کے وہ مستحق ہیں یا نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جب ان سے سوال کیا جاتا ہے، آپ مومن ہیں؟ تو وہ جوابا کہتے ہیں، میں اللہ، اس کے فرشتوں، اس کے رسولوں، اس کی کتابوں، یوم آخرت، جنت وجہنم وغیرہ پر ایمان لاتا ہوں، ایسا کہنے والے اور دل سے اس کی تصدیق کرنے والے کو مومن کہا جاتا ہے، ان شاء اللہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ اللہ نے جو حقیقی مومنوں کی صفات بیان کی ہیں، وہ بدرجہ اتم اس میں ہیں یا نہیں، صحابہ وتابعین کا یہی طریقہ تھا، ان کے نزدیک یہ استثنا تصدیق قلب اور اقرار پر نہیں، بلکہ ان اعمال پر واقع ہوتی ہے، جو حقیقت ایمان کے لیے ضروری ہیں، ان کے نزدیک ظاہری طور پر لوگ مومن ہوتے ہیں، اسی بنیاد پر ان کی وراثت نکاح وغیرہ کے مسائل چلتے ہیں، لیکن استثنا کا سبب وہ ہے، جو ہم نے اور پہلے علما نے بیان کر دیا ہے، اس بارے میں بہت سی احادیث بھی مروی ہیں۔'' (كتاب الشّريعة : ٦٥٦/٢ـ٦٥٧)

۞ امام قوام السنہ اصبہانی رحمہ اللہ (۵۳۵ھ) فرماتے ہیں:

''جسے ایمان نصیب ہو، اس کے لیے یہ کہنا جائز نہیں: میں پکا مومن ہوں، یا اللہ کے ہاں مومن ہوں۔ بلکہ اسے کہنا چاہیے: امید ہے کہ میں مومن ہوں یا میں ان شاء اللہ مومن ہوں۔ یا کہے: میں اللہ، اس کے فرشتوں، کتابوں اور رسولوں پر ایمان لاتا ہوں۔ یہ ایمان میں شک کی وجہ سے نہیں کہنا بلکہ اس لیے کہنا ہے کہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے تمام کے تمام احکام پر عمل کر لیا ہے اور تمام منہیات کو ترک کر دیا ہے۔ اس کے برخلاف بعض کہتے ہیں کہ جب انسان اپنے متعلق جان لے کہ میں مومن ہوں، تو وہ کہہ سکتا ہے: میں پکا مومن ہوں۔ اپنے لیے قطعی طور پر مومن کا لفظ بولنے کی ممانعت اور استثنا کے ساتھ بولنے کے جواز پر دلیل سلف کا اجماع ہے۔''

(الحُجّة في بَيان المَحَجّة :1/443-444)

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

''صحابہ کرام، تابعین ائمہ اور جمہور سلف سے منقول ہے، نیز مسلک محدثین بھی یہی ہے اور اہل سنت کی طرف یہی منسوب ہے کہ ایمان قول و عمل کا نام ہے، اس میں کمی بیشی ہوتی ہے، اطاعت الٰہی سے بڑھتا ہے اور اس کی نافرمانی سے کم ہوتا ہے، نیز اس میں استثنا جائز ہے۔''

(مجموع الفتاوٰی : ۵۰۵/۷)

۞ جریر بن عبد الحمید رحمہ اللہ (۱۸۸ھ) کہتے ہیں:

الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ۔ وَكَانَ الْأَعْمَشُ، وَمَنْصُورٌ، وَمُغِيرَةُ،

وَلَيْثٌ، وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، وَعُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، وَالْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَابْنُ شُبْرُمَةَ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَأَبُو يَحْيٰى صَاحِبُ الْحَسَنِ وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ يَقُولُونَ : نَحْنُ مُؤْمِنُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَيَعِيبُونَ عَلٰى مَنْ لَمْ يَسْتَثْنِ .

''ایمان (زبان و دل کے) قول اور (دل و اعضا کے) عمل کا نام ہے۔ اعمش، منصور، مغیرہ، لیث، عطاء بن سائب، اسماعیل بن ابی خالد، عمارہ بن القعقاع، علاء بن مسیّب، ابن شبرمہ، سفیان ثوری، ابو یحییٰ، حمزہ الزیات رحمہم اللہ کہتے تھے: ان شاءاللہ ہم مومن ہیں، نیز استثنا نہ کرنے والوں پر عیب لگاتے تھے۔''

(الشّريعة للآجري، ص ٢٨٣، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا قِيلَ لَكَ أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ فَقُلْ : ﴿آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلٰى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ﴾

(البقرة : ١٣٦)

''جب آپ سے پوچھا جائے کہ کیا آپ مومن ہیں؟ تو آپ یہ آیت پڑھ دیں: ''ہم اللہ پر، ہمارے اوپر نازل شدہ کتابوں اور ابراہیم، اسمٰعیل، اسحٰق، یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل شدہ کتب پر ایمان لاتے ہیں۔''

(طَبَقات ابن سعد : ٦/٢٧٤، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ خالد بن عبد الرحمٰن بن بکیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كُنْتُ عِنْدَ مُحَمَّدٍ وَعِنْدَهُ أَيُّوبُ فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا بَكْرٍ، يَقُولُ لِي : مُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ أَقُولُ : مُؤْمِنٌ، فَانْتَهَرَنِي أَيُّوبُ فَقَالَ مُحَمَّدٌ : وَمَا عَلَيْكَ أَنْ تَقُولَ : آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ؟

''میں محمد بن سیرین ﷫ کے پاس تھا، وہاں ایوب سختیانی ﷫ بھی تھے، میں نے عرض کیا: ابوبکر! (محمد بن سیرین ﷫ کی کنیت) ایک آدمی مجھ سے پوچھتا ہے کہ کیا آپ مومن ہیں؟ تو کیا میں کہوں کہ میں مومن ہوں؟ اس پر مجھے ایوب سختیانی ﷫ نے ڈانٹا۔ محمد بن سیرین ﷫ فرمانے لگے: اگر آپ یہ کہیں کہ میں اللہ، اس کے فرشتوں، اس کے رسولوں اور اس کی کتابوں پر ایمان لاتا ہوں، تو کوئی حرج نہیں۔''

(السُّنّة للخَلّال : ١٣٣٤، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سفیان بن سعید ثوری ﷫ (١٦١ھ) فرماتے ہیں:

نَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ، وَأَهْلُ الْقِبْلَةِ عِنْدَنَا مُؤْمِنُونَ؛ فِي الْمُنَاكَحَةِ، وَالْمَوَارِيثِ، وَالصَّلَاةِ، وَالْإِقْرَارِ، وَلَنَا ذُنُوبٌ وَّلَا نَدْرِي مَا حَالُنَا عِنْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ وَكِيعٌ : وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ : مَنْ قَالَ بِقَوْلِ سُفْيَانَ هٰذَا فَهُوَ عِنْدَنَا شَاكٌّ، نَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ هُنَا وَعِنْدَ اللّٰهِ حَقًّا، قَالَ وَكِيعٌ : وَنَحْنُ نَقُولُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ، وَقَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ عِنْدَنَا جُرْأَةٌ.

''ہم مومن ہیں اور اہل قبلہ بھی ہمارے نزدیک نکاح، وراثت، نماز اور اقرار

ایمان میں مومن ہیں۔ ہم گناہ گار ہیں، معلوم نہیں اللہ کے ہاں ہمارا کیا حال ہو؟ وکیع رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا: جس نے سفیان ثوری والی بات کی، وہ ہمارے نزدیک شاک (شک کرنے والا) ہے، ہم یہاں بھی پکے مومن ہیں اور اللہ کے ہاں بھی۔ وکیع رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم سفیان ثوری رحمہ اللہ والی بات کرتے ہیں اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی بات کو جرات وجسارت سمجھتے ہیں۔''

(تاریخ بغداد للخطیب : 507/15، وسندہٗ صحیحٌ)